REGD. NO: L.5254 41

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ — یوم چہارشنبہ
خطبہ نمبر ۴۹
۴ رجب ۱۳۸۱ ہجری

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۳ فتح ۱۳۴۰ ہش ۱۳ دسمبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۸۸

جلسہ سالانہ کے ایام میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے ملاقات کا پروگرام

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وقت مقررہ سے کم از کم نصف گھنٹہ پہلے احاطہ دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں موجود ہوں۔ تاکہ جماعت کو منظم صورت میں ترتیب دیکر بروقت ملاقات شروع کر سکیں۔

(۲) جماعتوں کے نام کے سامنے وقت درج کر دیا گیا ہے۔ جماعتیں اس بات کا پورا خیال رکھیں کہ وقت مقررہ کے اندر ان کی جماعت کے منتخب افراد کی ملاقات ضرور ختم ہو جائے۔ امراء ضلع اس کے مطابق ہی احباب کو لانے کے ذمہ وار ہوں گے۔

(۳) حضور کی طبیعت چونکہ ابھی ناساز ہے اور کمزوری بھی ہے۔ اس لئے ساری جماعت کا ملاقات کرنا مشکل ہے۔ جماعتوں کو جو معین تعداد افراد لکھی گئی ہے۔ اس میں صحابہ، مقامی عہدہ داران اور مخلصین کو مقدم کریں۔ نیز احباب پُرسکون طور پر ترتیب کے ساتھ ملاقات کرنے کا خاص خیال رکھیں۔ تاکہ حضور اقدس کی تکلیف یا کوفت کا باعث نہ بنیں۔ ملاقات کے وقت صرف امراء ضلع مصافحہ کر سکیں گے۔ باقی احباب صرف زیارت کرتے ہوئے سامنے سے گزرتے جائیں گے

(۴) جو جماعت کسی اچانک پیش آجانے والی مجبوری کی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے۔ یا مقررہ وقت پر حضور کی صحت اجازت نہ دے۔ تو اس جماعت کے لئے اور کوئی وقت تجویز کرنا مشکل ہوگا۔ اس لئے کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔

(۵) ملاقات روزانہ صبح ۹ بجے اور شام کو ۴½ بجے شروع ہوا کرے گی۔ لہٰذا مقررہ وقت سے نصف گھنٹہ پہلے احاطہ دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں ملاقاتیوں کا پہنچنا از بس ضروری ہے۔

(۶) امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے احباب کا تعارف ملاقاتوں کے وقت کرواتے جائیں۔

(۷) بیعت کرنے والے دوست ۲۸ دسمبر ۴ بجے شام اور ۲۹ دسمبر ۹ بجے صبح دفتر میں تشریف لا کر اپنے نام درج کروائیں۔ (پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

پروگرام ملاقات جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

نمبر شمار	نام جماعت	مقررہ وقت
	۲۶ دسمبر صبح ۹ تا ۹½	
۱	جماعتہائے احمدیہ لاہور شہر و ضلع	۹ منٹ
۲	جماعتہائے ملتان شہر و ضلع	۱۱
۳	" حیدرآباد ڈویژن خیرپور ڈویژن	۱۰
	۲۶ دسمبر شام ۴½ تا ۵	
۴	جماعتہائے احمدیہ سیالکوٹ شہر و ضلع	۲۳ منٹ
۵	" جہلم " "	۷
	۲۷ دسمبر صبح ۹ تا ۹½	
۶	شیخوپورہ شہر و ضلع	۱۰
۷	جماعتہائے بہاولپور شہر و ضلع / " بہاولنگر " " / " رحیم یار خاں " "	۸
۸	" گوجرانوالہ "	۱۲
	۲۷ دسمبر شام ۴½ تا ۵	
۹	جماعتہائے پشاور ڈویژن / " " ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن	۹
۱۰	" سرگودھا شہر و ضلع	۱۱
۱۱	" کیمبل پور	۲
۱۲ و ۱۳	جماعتہائے احمدیہ کوئٹہ ڈویژن قلات ڈویژن	۵
۱۴	آزاد کشمیر	۳
	۲۸ دسمبر صبح ۹ تا ۹½	
۱۵	کراچی شہر و مضافات	۱۰ منٹ
۱۶	راولپنڈی شہر و ضلع	۱۱
۱۷	جھنگ " "	۵
۱۸	مظفر گڑھ " "	۲
۱۹	میانوالی " "	۳
	۲۸ دسمبر ۴½ تا ۵	
۲۰	گجرات شہر و ضلع	۱۰
۲۱	بیعت	۵
۲۲	لائل پور شہر و ضلع	۱۲
۲۳	ڈیرہ غازی خاں	۴
	۲۹ دسمبر صبح ۹ تا ۹½	
۲۴	منٹگمری شہر و ضلع	۱۲
۲۵	بیعت	۵
۲۶	ایسٹ پاکستان	۲
۲۷	قادیان	۵
۲۸	بھارت	۲
۲۹	ممالک بیرون	۴

ضروری اعلان

نئی اراضی جو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جنوب مشرق میں ہے) کی خرید کے لئے جن احباب نے پوری رقوم ادا کر دی ہیں۔ انہیں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ مورخہ ۲۶/۱۲/۶۱ کو جلسہ ختم ہوتے ہی دفتر آبادی ربوہ میں پہنچ کر قطعات کی اپنے لئے ریزرویشن کرا لیں۔
جو صاحبان خود تشریف نہ لا سکیں وہ اپنے مختار کے ذریعہ زمین ریزرو کرا سکتے ہیں۔ (سیکرٹری آبادی کمیٹی ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۲ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

کل دوپہر حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت بفضلہ تعالیٰ طبیعت اچھی ہے۔ کل بھی حضور بعد نماز عصر سیر کیلئے باغ میں تشریف لے گئے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرماتے رہیں۔

احمدیہ کالج گھٹیالیاں کیلئے امدادی تحریک

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ —

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ اور اس کے گرد و نواح کے دوستوں کی پُرزور خواہش پر صدر انجمن احمدیہ نے گھٹیالیاں کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کو انٹرمیڈیٹ کالج کے درجہ تک توسیع کرنے کی منظوری دی ہے۔ اس علاقہ میں ہمارا ہائی سکول خدا کے فضل سے ایک عرصہ سے کامیاب نتائج دکھا رہا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ انٹرمیڈیٹ کالج بھی اچھے نتائج دکھائے گا۔ اور کامیاب ثابت ہوگا۔ بعض دوستوں نے اس کالج کے لئے دل کھول کر چندہ دیا ہے۔ مگر ابھی تک اس کی عمارت کی تکمیل اور لائبریری کے قیام نیز ضروری عملہ کے تقرر کے لئے بھی رقم کافی نہیں۔ سو میں اپنے مخیر اصحاب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی طاقت کے مطابق اس کالج کو مکمل کرنے کے لئے چندہ دیں۔ اور قومی تعمیر میں حصہ لیں۔ یہ علاقہ مخلص احمدیوں سے آباد ہے اور اس میں کئی دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی بستے ہیں اور بعض مخلص بزرگ اپنے خدا کے حضور حاضر ہو چکے ہیں۔ پس اس علاقہ کی دینی روایات کو زندہ رکھنا ہمارا جماعتی فرض ہے۔ اچھی درسگاہوں کا قیام ہمیشہ جماعتی مضبوطی کا موجب ہوا کرتا ہے۔ اور اچھے ماحول میں تعلیم پانے والے نوجوان آئندہ چل کر جماعتی ذمہ داریوں کو اٹھانے کی اہلیت پیدا کر لیتے ہیں۔ پس مخیر دوست آگے آئیں۔ اور اپنی بلند ہمتی سے اس کالج کو نہ صرف اچھی بنیاد پر قائم کر دیں۔ بلکہ ایک مثالی درسگاہ بنا دیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز فقط

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اسسٹنٹ ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔اے، ایل ایل بی

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ لاہور سے خطاب

اللہ تعالیٰ نے تمہیں اوّلیت کا جو مقام دیا تھا اُسے دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ فروری ۱۹۵۴ء بمقام رتن باغ لاہور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہماری جماعت کے دوستوں کو

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے

کہ احمدیت کو قائم ہوئے ایک لمبا زمانہ گزر چکا ہے۔ اگر براہین احمدیہ سے اس زمانہ کو لیا جائے۔ تو ۷۰۔ ۷۱ سال ہو گئے ہیں اور اگر بیعت کے آغاز سے اس زمانہ کو شمار کیا جائے تو پھر ۶۵ سال ہو گئے ہیں اور یہ ایک بہت بڑا وقت ہے۔ اور گو قوموں کی عمر کے لحاظ سے اتنے سال کوئی زیادہ لمبا زمانہ نہیں سمجھے جا سکتے لیکن انسانوں کی عمر میں ایک بہت بڑا وقت ہے۔ اس تمام عرصہ میں ابتدائی زمانہ سے ہی لاہور کا ایک حصہ احمدیت کے ساتھ شامل رہا ہے۔ ہم چھوٹے ہوتے تھے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ سفروں میں ہم آتے جاتے تھے۔ اس وقت عموماً جب آپ کو رستہ میں ٹھہرنا پڑتا۔ تو لاہور یا امرتسر میں ہی ٹھہرتے۔ یوں ابتدائی زمانہ میں آپ کا قیام زیادہ تر لدھیانہ میں رہا ہے لیکن جماعت کے لحاظ سے

لاہور کی جماعت

ہمیشہ زیادہ رہی ہے۔ اور دوسری جماعتوں کی نسبت زیادہ مستعد رہی ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے والد صاحب کے زمانہ میں مقدمات کے لئے اکثر لاہور آتے تھے اور آپ کے والد صاحب کے تعلقات بھی زیادہ تر لاہور کے رؤسا سے تھے۔ اس لئے ابتدائی ایام میں ہی یہاں ایک ایسی جماعت پائی جاتی تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اخلاص رکھتی تھی۔ الٰہی بخش صاحب اکؤنٹنٹ جو بعد میں شدید مخالف ہو گئے وہ بھی یہیں کے تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو بعد میں تکفیر کا فتویٰ لگانے والوں کے سردار بنے وہ بھی یہیں چینیاں والی مسجد کے امام تھے۔ اور ان کا زیادہ تر اثر اور رسوخ لاہور ہی میں تھا۔ گو وہ رہنے والے بٹالہ کے تھے۔ اسی طرح میاں چراغ الدین صاحب۔ میاں معراج الدین صاحب اور میاں تاج الدین صاحب کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت پرانے تعلقات تھے۔ میاں چراغ الدین صاحب اور میاں معراج الدین صاحب کا خاندان اپنے پرانے تعلقات کے لحاظ سے جو بیعت سے بھی پہلے کے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہ میں بہت قریب رکھتا تھا۔ پھر

حکیم محمد حسین صاحب قریشی

جنہوں نے دہلی دروازہ والی مسجد بنوائی ان کے تعلقات بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت قدیم اور مخلصانہ تھے۔ میاں چراغ الدین صاحب مرحوم کے تعلقات تو الٰہی بخش اکؤنٹنٹ سے بھی پہلے کے تھے۔ حتیٰ کہ میرے عقیقہ میں جن دوستوں کو شامل ہونے کی دعوت دی گئی تھی ان میں میاں چراغ الدین صاحب بھی تھے۔ اتفاقاً اس دن سخت بارش ہو گئی۔ وہ سناتے تھے کہ ہم باغ تک پہنچے مگر آگے پانی ہونے کی وجہ سے نہ جا سکے اور وہیں سے ہمیں واپس لوٹنا پڑا۔ پس اس جگہ کی جماعت کی بنیاد ایسے لوگوں سے پڑی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس وقت سے اخلاص رکھتے تھے۔ جب آپ نے ابھی دعویٰ بھی نہیں کیا تھا اور براہین بھی جاری کی تھی۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان کے خاندانوں کو ترقی دی۔ اور وہ اخلاص میں بڑھتے چلے گئے۔

میاں چراغ الدین صاحب

اور میاں معراج الدین صاحب کے خاندان کے اس وقت معقول آدمی ہیں۔ اور ان میں سے بہت سے لاہور میں ہی ہیں۔ میاں مظفر الدین صاحب جو پشاور کی جماعت کے امیر تھے وہ میاں تاج الدین صاحب کے بیٹے تھے۔ اسی طرح اور کئی پرانے خاندانوں کی اولادیں یہیں ہیں مگر افسوس ہے۔ کہ اگلی نسل میں اب وہ پہلی سی بات نہیں رہی۔ ان میں کچھ تو مخلص ہیں۔ اور کچھ کمزور ہو گئے ہیں۔ جو لوگ مخلص ہیں ان میں کچھ تو ایسے ہیں۔ جو خواہش رکھتے ہیں کہ اپنے آپ کو روشناس کراتے رہیں۔ اور کچھ مخلص تو ہیں لیکن یہ احساس ان کے دلوں سے مٹ گیا ہے کہ

سلسلہ کے ساتھ ان کا اہم تعلق

ہے۔ وہ اپنی جگہ پر مخلص ہیں مگر اپنے آپ کو آگے لانے اور روشناس کرانے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ حالانکہ کسی جماعت کے بنیادی لوگوں میں سے ہونا بڑے فخر کی بات ہوتی ہے۔ جہاں یہ بات بری ہوتی ہے کہ انسان جماعت کے متعلق یہ خیال کرے کہ وہ میری چراگاہ ہے اور اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔ وہاں یہ بات بھی بری ہوتی ہے۔ کہ کوئی شخص ایک سچی جماعت کے ابتدائی لوگوں میں سے ہو۔ اور پھر وہ اس پر فخر محسوس نہ کرے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ اس چیز کی قدر اس کے دل میں نہیں۔ ورنہ جن لوگوں کے دلوں میں قدر ہوتی ہے۔ جہاں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے کچھ کام کیا ہے تو سلسلہ پر احسان نہیں کیا۔ بلکہ سلسلہ نے ان پر احسان کیا ہے۔ وہاں وہ اپنی اہمیت کو بھی خوب سمجھتے ہیں۔

تاریخوں میں لکھا ہے

کہ جب حضرت معاویہؓ نے دیکھا کہ ان کی وفات قریب ہے تو وہ مدینہ میں آئے اور اپنے بڑے بیٹے یزید کو بھی اپنے ساتھ لائے پھر انہوں نے مسجد میں سب لوگوں کو جمع کیا۔ اور کہا اے لوگو میں سمجھتا ہوں کہ جس قسم کے حقوق ہمارے خاندان کو حاصل ہیں۔ اور جس قسم کی قابلیت میرے اس بیٹے میں پائی جاتی ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی اس بات کا مستحق ہے کہ آئندہ اسے جانشین مقرر کیا جائے۔ اس کے باپ کو جو مقام حاصل ہے وہ اور کسی کو حاصل نہیں۔ اور خود اس کے اندر جو قابلیت پائی جاتی ہے وہ بھی کسی اور میں نہیں پائی جاتی۔ اس لئے یہ دونوں باتیں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ آئندہ اسے ہی حکومت کے تخت پر بٹھایا جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ اس وقت میں بھی مسجد کے ایک سرے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور میں نے چادر کو اپنے گھٹنوں کے اردگرد لپیٹا ہوا تھا۔ (زمینداروں میں جو چوہدری ہوتے ہیں ان میں بھی آجکل یہ طریق رائج ہے چونکہ انہیں سہارا لے کر بیٹھنے کی عادت ہوتی ہے۔ اس لئے جب وہ بیٹھتے ہیں۔ تو گھٹنوں کے اردگرد کپڑا باندھ کر اسے گرہ دے دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ

کہتے ہیں کہ میں بھی اسی طرح بیٹھا ہوا تھا جب معاویہؓ نے یہ کہا تو میرے دل میں خیال آیا کہ معاویہؓ کی کیا حیثیت ہے میرے باپ کے مقابلہ میں۔ اور یزید کی کیا حیثیت ہے میرے مقابلہ میں۔ ہم نے ابتدائے اسلام میں کام کیا ہے جبکہ یہ لوگ اسلام کے مخالف تھے۔ پس یہ کون ہوتے ہیں جو اپنے آپ کو ہم سے بہتر قرار دیں۔ چنانچہ میں نے اپنا کپڑا کھولا اور یہ کہنا چاہا کہ یہاں وہ لوگ موجود ہیں جن کے باپ کی حیثیت یزید کے باپ کی حیثیت سے بہت بلند ہے۔ اور یہاں وہ لوگ بھی موجود ہیں جو اسلام کے لئے قربانی اور اس کی خدمت میں یزید سے بہت آگے ہیں، مگر پھر میں بیٹھ گیا اور میں نے اپنے دل میں کہا یہ محض ایک دنیوی چیز کے لئے آگے آئے ہیں میں اس میں کیوں دخل دوں۔ اب دیکھو اس میں دونوں باتیں آگئیں۔ ان کا احساس غیرت بھی ثابت ہوگیا۔ اور پتہ لگ گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ محسوس کرتے تھے کہ ان کے خاندان کو خدا تعالیٰ نے وہ فضیلت دی ہے جو معاویہؓ اور اسکے خاندان کو حاصل نہیں لیکن دوسری طرف انہوں نے یہ بھی ظاہر کر دیا کہ ہم اس اہمیت کے ذریعہ سے کوئی دنیوی فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے۔ پس ہمیں کسی کے لئے کھڑے ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ غرض ایک ہی وقت میں وہ

خدمتِ دین کا موقع

ملنے پر فخر کرتے ہیں اور اس وقت ان کے اندر یہ احساس بھی پایا جاتا تھا کہ اسکے بدلہ میں ہم نے لوگوں پر حکومت نہیں کرنی اور یہی اصل روح ہوتی ہے۔ پھر بعض لوگوں کو ہم نے دیکھا ہے کہ گو ان کے تعلقات پرانے نہیں ہوتے لیکن جوشِ محبت میں وہ اپنے آپ کو آگے لے آتے ہیں اور وہ اپنے تعلقات کو ایسے رنگ میں ظاہر کرتے ہیں کہ گویا ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں کوئی بہت بڑی پوزیشن حاصل تھی اس وقت یہ نظارہ دیکھ کر ہمیں کم از کم اتنا لطف ضرور آجاتا ہے کہ ان کو اس تعلق کی قیمت کا کتنا احساس ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جن کی کتابوں میں بڑی کثرت کے ساتھ احادیث پائی جاتی ہیں وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب مسلمان ہوئے تھے ان سے بہت زیادہ موقع رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں بیٹھنے کا کئی دوسرے صحابہؓ کو ملا تھا مگر وہ اپنے عشق اور محبت میں یہ جتانے کے لئے کہ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان کو کوئی بہت بڑی پوزیشن حاصل تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب آپ کا ذکر کرتے تو کہا کرتے تھے میرے خلیل نے یوں کہا۔ میرے خلیل نے یوں کہا۔ حالانکہ عربی زبان کے لحاظ سے خلیل اسے کہتے ہیں جس کا عشق اتنا سرایت کر جائے کہ جسم کے مساموں میں داخل ہو جائے اور یہ مقام بہت بڑا ہے۔ مگر حضرت ابوہریرہؓ اپنی محبت کے جوش میں یہ بتانے کے لئے کہ گویا ان کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑا پرانا تعلق تھا کہا کرتے تھے میرے خلیل نے یوں کہا۔ میرے خلیل نے یوں کہا۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے انہیں یہ الفاظ کہتے سن لیا تو انہیں برا معلوم ہوا۔ اور انہوں نے ڈانٹا کہ تم یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کتنا تعلق تھا۔ حضرت ابوہریرہؓ ڈر گئے اور انہوں نے کہا میں تو

محبت کے جوش میں

یہ کہہ رہا ہوں۔ اب دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کے سوا میں کسی اور کو خلیل بنا سکتا تو ابوبکرؓ کو بناتا گویا خلیل کا لفظ ابوہریرہؓ کے لئے چھوڑ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے لئے بھی استعمال نہیں فرمایا۔ حضرت عثمانؓ کے لئے بھی استعمال نہیں فرمایا، حضرت علیؓ کے لئے بھی استعمال نہیں فرمایا۔ لیکن ابوہریرہؓ اپنے تعلق کے اظہار کے لئے جب کوئی روایت کرتے تو بعض دفعہ یہ نہ کہتے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے بلکہ فرماتے میرے خلیل نے ایسا کہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے انہیں ڈانٹا کہ خبردار جو آئندہ یہ الفاظ استعمال کئے۔ پس جن لوگوں کے اندر جوش ہوتا ہے خواہ انہیں کوئی بھی پوزیشن حاصل نہ رہ چکی ہو وہ اپنے آپ کو نمایاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ خواہ وہ کتنی بڑی پوزیشن رکھتے ہوں ان کے اندر اپنے آپ کو نمایاں کرنے کی خواہش نہیں ہوتی۔ صحابہؓ جب کہیں باہر جاتے تھے تو گو

مسئلہ یہی ہے

کہ جو امام ہو اسی کو نماز پڑھانی چاہیئے سوائے خلیفۂ وقت کے کہ وہ جہاں جائے گا وہی امام ہوگا پھر بھی بعض لوگ ان کی بزرگی اور اخلاص کی وجہ سے انہیں نماز پڑھانے کے لئے کہہ دیتے تھے اس پر بعض صحابہؓ انکار کر دیتے مگر بعض دفعہ وہ لوگوں کے اصرار پر پڑھا بھی دیتے کیونکہ بعض دفعہ دوسرے کا اصرار اتنا بڑھ جاتا ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ اب اگر میں نے انکار کیا تو اس کی دلشکنی ہوگی۔ غرض لاہور کی جماعت کے اندر ایسے لوگ موجود ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی زمانہ میں آپ پر ایمان لائے اور اگر وہ نہیں تو ان کے رشتہ دار ایسے موجود ہیں جو صحابی ہیں خواہ وہ ایسے مقام پر نہیں کہ دعوےٰ سے پہلے انہوں نے آپ کی مدد کی ہو۔ مگر وہ ایسے مقام پر ضرور ہیں کہ وہ اس وقت ہوش والے تھے اور عقل والے تھے جب انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ان لوگوں کے خاندانوں میں اب وہ جوش نہیں رہا جو پہلے ہوا کرتا تھا۔ بعض میں تو

کمزوری پیدا ہوگئی ہے

اور بعض اپنے آپ کو نمایاں کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ شاید ان کے دلوں میں یہ خیال ہو کہ ہمیں آگے آنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بھی آگے آنے سے انکار کیا تھا مگر انہوں نے کہا یہی کہ حق ہمارا ہے گویا یہ تو انہوں نے کہا کہ ہم حکومت نہیں لیتے۔ لیکن جو فضیلت اور بزرگی ان کو حاصل تھی اس سے انہوں نے انکار نہیں کیا۔ اگر ایسے لوگ اپنے آپ کو آگے کریں تو یقیناً دوسروں میں بھی یہ احساس پیدا ہونے لگے گا۔ کہ احمدیت کی خدمت میں انسان خدائی برکات سے حصہ لیتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ یہ احساس ساری جماعت میں پیدا ہو جائے گا۔ جلسہ مذاہب عالم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو مضمون لکھا اور جو آج کل ساری دنیا میں پیش کیا جاتا ہے وہ بھی اس لاہور میں پڑھا گیا تھا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو آخری پیغام "پیغام صلح" کے نام سے دیا اور جو اپنے اندر

وصیت کا ایک رنگ

رکھتا ہے۔ وہ بھی لاہور میں ہی پڑھا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آخری ایام زندگی بھی اسی جگہ گذارے اور پھر یہیں آپ دنیا سے جدا ہوئے۔ اس کے بعد جب خلافت کا جھگڑا پیدا ہوا تو مخالفت کا مرکز بھی یہی لاہور بنا اور موافقت کا مرکز بھی لاہور تھا۔ اس وقت جماعت کی تعداد موجودہ تعداد سے بہت کم تھی۔ باہر سے بھی اگر لوگ آجاتے تو ان کو شامل کرکے یہاں کی جماعت اتنی نہیں ہوتی تھی جتنی اس وقت خطبہ میں بیٹھی ہے۔ مگر اس وقت اخلاص اور محبت کی یہ کیفیت تھی کہ جب میں لاہور میں آتا تو سینکڑوں لوگ اردگرد کی جماعتوں کے لاہور میں آجاتے اور یہاں کا ہر احمدی دوسرے کو اپنا بھائی سمجھتا اور اسے یہ محسوس بھی نہ ہونے دیتا کہ وہ لاہور میں ایک مسافر کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن اب وہ کیفیت نظر نہیں آتی اب لوگ مسافروں کی طرح آتے اور چلے جاتے ہیں ان کے متعلق جماعت کے دوستوں میں وہ شوق اور انس نہیں رہا جو پہلے پایا جاتا تھا۔ سنہ ۱۹۱۹ء سنہ ۲۰ء اور

سنہ ۲۱ء تک یہ کیفیت تھی

کہ میرے لاہور آنے پر سیالکوٹ۔ جہلم گجرات۔ شیخوپورہ اور منٹگمری وغیرہ اضلاع کے احمدیوں میں سے اکثر یہاں اکٹھے ہو جاتے اور ان کا لاہور میں قریباً اس وقت تک قیام رہتا جب تک میں یہاں موجود رہتا مگر اب جماعت کی تعداد تو زیادہ ہوگئی ہے مگر اس میں وہ بات نہیں رہی جو پہلے پائی جاتی تھی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہاں کے لوگوں نے اس مقام کی قدر و قیمت کو نہیں پہچانا جو انہیں پہلے حاصل تھا۔ اگر وہ آنے والوں سے اسی محبت اور پیار کے ساتھ پیش آتے جس محبت اور پیار سے وہ پہلے پیش آیا کرتے تھے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ لوگ یہاں کثرت کے ساتھ نہ آتے رہتے۔

میرا تجربہ ہے

کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے دوستوں میں ایمان کم نہیں ہو رہا بلکہ بڑھ رہا ہے صرف کچھ لوگوں میں اپنی ذمہ داری کے احساس میں کمزوری پیدا ہوگئی ہے۔ اگر یہاں کی جماعت اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتی تو یقیناً یہاں پہلے سے بھی زیادہ لوگ آتے۔ بہرحال ابتدائی ایام میں لوگوں نے اپنی ذمہ داری سمجھی اور خدا تعالیٰ نے بھی کہا کہ

> "لاہور میں ہمارے پاک ممبر
> موجود ہیں ان کو اطلاع دی جاوے
> نظیف مٹی کے ہیں وسوسہ نہیں
> رہے گا مگر مٹی رہے گی"
> (تذکرہ صفحہ ۳۷۶)

گویا اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے الہام میں لاہور کے متعلق خبر دی کہ کسی زمانہ میں فتنہ بھی لاہور سے کھڑا ہوگا مگر اس کا تریاق بھی لاہور سے ہی پیدا ہوگا۔ اور جن جماعتوں کو خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کی توفیق ملے اور جن کا خدائی پیشگوئیوں میں بھی ذکر آجائے ان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی اس خصوصیت کو قائم رکھیں اور اس

فخر کے آئندہ کے لئے ہمیشہ نیکیوں میں ترقی کرنے کا ذریعہ بنائیں
پھر میں کہتا ہوں اگر

باہر سے آنے والوں کو جانے دو

اور ہم صرف اپنے لوگوں کو ہی سہارا دو تو بڑے نزدیک ہر پرانے خاندان میں سے دو چار افراد ایسے ضرور نکل آئیں گے جن میں کچھ کمزوری ہوگی۔ اگر تم ان کی طرف توجہ کروگے تو یقیناً وہ مخلص بن جائیں گے اور جماعت اپنے پہلے مقام کو پھر حاصل کر لے گی اس وقت جماعتوں میں سے کراچی کی جماعت اوّل نمبر پر ہے اُن کی تنظیم زیادہ اچھی ہے ان کے عہدیدار زیادہ ہوشیار ہیں اور اُن کی قربانیاں نمایاں ہیں۔ ضرورت پر فوراً اکٹھے ہو جانا اور آپس میں مشورہ کرنا ان میں لاہور والوں کی نسبت زیادہ پایا جاتا ہے اور یہ چیز ایسی ہے جس میں لاہور کی جماعت کو مسابقت کی روح اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کراچی نہیں گئے لیکن لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کئی دفعہ آئے اور آپ نے اپنی عمر کا ایک حصہ یہیں گذارا اور پھر آپ نے ۱۹۰۸ء میں وفات بھی یہیں پائی ہے۔

تمہیں ایک خاص مقام اور اعزاز حاصل ہے

مگر ہم نے تو خود بخود اپنی مونچھیں نیچی کر لیں۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنایا کرتے تھے کہ کوئی پٹھان تھا جو سارا دن بازاروں اور سڑکوں پر تلوار لئے پھرتا رہتا۔ اس نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی ہوئی تھیں اور اس کا دعویٰ تھا کہ میں سب سے بہادر ہوں اور میرے مقابلہ میں اور کسی کو مونچھیں رکھنے کا حق نہیں۔ چنانچہ جہاں بھی وہ کسی کی بڑی بڑی مونچھیں دیکھتا فوراً تلوار لے کر اُس کے پاس پہنچتا اور کہتا کہ یا تو مونچھ کٹواؤ ورنہ تمہاری گردن اڑا دوں گا۔ تمہارا کیا حق ہے کہ میرے مقابلہ میں مونچھیں رکھو۔ آخر لوگ سخت تنگ آ گئے ایک ہوشیار آدمی نے جب دیکھا کہ سارے شہر پر آفت آ پڑی ہے تو وہ کام کاج چھوڑ کر گھر میں بیٹھ گیا اور اس نے خوب تیل مل مل کر اپنی مونچھیں بڑھانی شروع کر دیں جب مونچھیں خوب پھیل گئیں اور اس پٹھان کی مونچھوں سے بھی زیادہ شاندار ہو گئیں۔ تو وہ تلوار ہاتھ میں لے کر باہر نکل آیا اور اس نے وہیں ٹہلنا شروع کر دیا جہاں وہ پٹھان ٹہلا کرتا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد خانصاحب آ گئے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ ایک اور شخص بڑی بڑی مونچھوں والا تلوار

سے کر پھر رہا ہے تو وہ غصہ سے اس کی طرف بڑھے اور پوچھا

تم کون ہو

اس نے کہا ہم جو ہیں سو ہیں تمہیں اس سے کیا۔ اُس نے کہا تم نے مونچھیں کیوں بڑھا رکھی ہیں وہ کہنے لگا مونچھیں بڑھانا تمہارے باپ کا حق ہے۔ پٹھان نے کہا ہم نہیں جانتے یا تو تمہیں مونچھیں نیچی کرنی پڑیں گی یا گردن کٹوانی پڑے گی۔ اس نے کہا اگر تمہیں تلوار چلانی آتی ہے تو ہمیں بھی آتی ہے۔ پٹھان کو غصہ تو چڑھا ہی ہوا تھا اس نے کہا پھر آؤ اور لڑ لو۔ جب پٹھان کو اس نے لڑائی کے لئے خوب تیار کر لیا تو وہ کہنے لگا اس وقت ایک بات میرے ذہن میں آئی ہے اور وہ یہ کہ اگر میں نے تم کو مار دیا یا تم نے مجھے مار دیا تو ہمارے بیوی بچے یتیم رہ جائیں گے ان کو ہمارے بعد کون پالے گا

اس کا کوئی علاج ہونا چاہیئے۔

میں تو سمجھتا ہوں کہ میں یقیناً تمہیں مار دوں گا۔ لیکن میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ تمہارے بیوی بچوں کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ پھر تمہارے مرنے کے بعد ان کو کون پالے گا۔ اسی طرح گو یہ ہونا تو نہیں لیکن فرض کر دیں مارا جاؤں تو میرے بیوی بچوں کو کون پالے گا۔ وہ کہنے لگا بات تو تم نے ٹھیک کہی ہے لیکن اس کا علاج کیا ہے اُس نے کہا

علاج یہی ہے

کہ تم اپنے بیوی بچوں کو مار آؤ اور میں اپنے بیوی بچوں کو مار آتا ہوں۔ پھر ہماری لڑائی ہو جائے۔ پٹھان نے کہا یہ بات ٹھیک ہے۔ چنانچہ وہ اپنے بیوی بچوں کو قتل کرنے کے لئے چلا گیا۔ یہ اُسی جگہ ادھر اُدھر ٹہلتا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد پٹھان آیا اور اُس نے کہا میں تو اپنے بیوی بچوں کو قتل کر کے آ گیا ہوں اب آؤ اور مجھ سے لڑ لو۔ وہ کہنے لگا میری تو اب صلاح بدل گئی ہے۔ اور میں نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ میں اپنی مونچھیں نیچی کر لوں۔ چنانچہ اس نے اپنی مونچھیں نیچی کر لی تھیں۔ اسی طرح تم نے بلاوجہ اپنی مونچھیں نیچی کر لی ہیں حالانکہ مونچھیں نیچی کرنے کی بجائے تمہیں چاہیئے تھا کہ تم اپنے اندر یہ احساس پیدا کرتے کہ ہم دینی خدمات میں ہمیشہ اوّل رہے ہیں اور اب بھی اوّل رہیں گے اور اپنے اس مقام کو کبھی ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ نوجوانوں کے اندر بڑھنے اور ترقی کرنے کا مادہ ہوتا ہے وہ جہاں دوڑ بازوں میں اپنی ترقی کے دعوے کیا کرتے ہیں وہاں ان کا

یہ بھی فرض ہوتا ہے

کہ وہ روحانی رنگ میں بھی اپنے بزرگوں سے آگے نکلنے کی کوشش کریں اور نمازوں میں اور روزوں میں اور چندوں میں اور قربانیوں میں اور اخلاص میں اور سلسلہ کے لئے فدائیت اور جاں نثاری میں اپنا قدم ہمیشہ آگے کی طرف بڑھائیں۔ میں سمجھتا ہوں اگر اب بھی آپ لوگ توجہ کریں تو اپنے مقام کو دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ورنہ تھوڑے دنوں کے بعد ممکن ہے کہ اور بھی کئی جماعتیں تم سے آگے نکل جائیں۔ اور جب بہت سی جماعتیں تم سے آگے نکل گئیں تو پھر اتنا بڑا فاصلہ تم میں اور ان میں پیدا ہو جائے گا کہ اس فاصلہ کو پورا کرنا تمہارے لئے مشکل ہو جائے گا۔ پس اپنے اندر بیداری پیدا کرو اور جس طرح دریا میں کشتی پھنستی ہے تو مرد اور عورتیں اور بچے سب مل کر زور لگاتے ہیں کہ کشتی منجدھار سے نکل جائے اسی طرح تم بھی اس خلا کو پورا کرنے کے لئے اپنا پورا زور صرف کردو۔

مجھے یاد ہے

ہم ایک دفعہ کشمیر گئے۔ سرینگر کے پاس ایک چھوٹی سی جھیل ہے جو ڈل کہلاتی ہے۔ اس کے قریب سے ہی دریائے جہلم گذرتا ہے اور دریا میں سے ایک نہر کاٹ کر اس ڈل کے سامنے سے گذاردی گئی ہے۔ اس ڈل میں نہر کا دروازہ کھلتا ہے بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دریا کا پانی اونچا ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں نہر کا پانی بھی اونچا ہو جاتا ہے اور ڈل میں زور سے پانی گرنے لگ جاتا ہے اس وقت نیچے سے اوپر کی طرف کشتی لے جانا مشکل ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دریا کا پانی نیچا ہو جاتا ہے اور ڈل کا پانی اونچا ہوتا ہے۔ جب دریا اور ڈل کا پانی برابر ہو تب تو کشتیاں آسانی سے ادھر ادھر آتی رہتی ہیں۔ لیکن جب ایک طرف کا پانی اونچا نیچا ہو تو پھر کشتی چلانے میں لوگوں کو بڑی دقت محسوس ہوتی ہے۔

ایک دفعہ میں نے دیکھا

کہ ایک کشتی آئی جس میں بہت سے کشمیری مرد عورتیں اور بچے بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس وقت ایک طرف کا پانی اونچا تھا انہوں نے کشتی چلانے کے لئے بڑا زور لگایا مگر کشتی نہ چل سکی پر کچھ اور آدمی کشتی سے اُترے اور انہوں نے کشتی کو کھینچنا شروع کیا۔ اور ساتھ ہی زور سے نعرہ لگانا شروع کر دیا۔ لا الٰہ الا اللہ۔ لا الٰہ الا اللہ مگر کشتی نکل نہ سکی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لا الٰہ الا اللہ سے ان کا کام نہیں بنا تو انہوں نے یا شیخ ہمدانی کا نعرہ لگایا۔ دس بیس لوگوں نے پہلے

سے بھی زیادہ زور لگانا شروع کر دیا۔ مگر پھر ایک لہر آئی اور کشتی رک گئی۔ آخر انہوں نے تیسری دفعہ "یا پیر دستگیر" کا نعرہ لگایا اس نعرہ کا لگنا تھا کہ اکثر مرد عورتیں اور بچے کود کر کشتی سے نیچے اتر آئے اور انہوں نے پاگلوں کی طرح زور لگانا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ کشتی نکال کر لے گئے۔ جس طرح انہوں نے پیر دستگیر کا نعرہ لگایا تھا۔ اس طرح قوموں کی زندگی میں بھی کبھی غافلوں کو بیدار کرنے اور جماعت میں

ایک نئی قوتِ عمل

پیدا کرنے کے لئے نعرہ لگانے کا وقت آ جاتا ہے۔ جب کوئی جماعت اپنے مقام کو ضائع کر دیتی ہے تو اُس وقت ضرورت ہوتی ہے کہ جس طرح وہ کشمیری مرد عورتیں اور بچے کشتی سے کود گئے تھے اور انہوں نے دیوانہ وار زور لگانا شروع کر دیا تھا۔ اسی طرح وہ بھی زور لگانا شروع کر دیں۔ اور نہیہ کر لیں کہ خواہ کچھ ہو جائے ہم اپنے مقام کو حاصل کر کے رہیں گے

پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور اپنی غفلتوں کو دور کرو۔ خدا نے تمہیں اوّل بنایا تھا اور وہ چاہتا ہے کہ اب بھی تم اس مقام کو ضائع نہ کرو۔ تم اس بنیے کی طرح اپنی مونچھیں نیچی نہ کرو۔ ممکن ہے اگر تم سچے دل سے کوشش کرو تو تمہارے کمزور بھی مضبوط ہو جائیں۔ تمہارے نوجوان بھی قربانی کرنے والے بن جائیں اور پھر تمہاری زندگی بالکل بدل جائے اور تم اوّلیت کے مقام کو دوبارہ حاصل کرو۔

درازیٔ عمر کا نسخہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"انسان اگر چاہتا کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہیئے جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکہ نہیں چلتا جو اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتا ہے وہ یاد رکھے اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے۔ وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جب تک زندگی بڑھانے کے لئے اس کو خلوص وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جائے اور خدمت دین میں لگ جائے ... دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے یونہی چلی جاتی ہے۔"

(الحکم ۲۴ ۱۹۰۲ء)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

"اسلام" اور قوت ارادی کی نشو و نما

(از چوہدری رشید احمد صاحب جاوید نائب صدر مجلس ... تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

(۳)

اس فرد کو ہم معاشرہ میں ایک معیاری فرد - - - - - - - - - کہہ سکتے ہیں۔ اگر تمام قوم جو کہ افراد کا ایک مجموعہ ہے اپنے آپ کو اس آئیڈیل یا معیاری فرد میں تبدیل کرے تو قوم کے کیریکٹر میں وہ تبدیلی آئے گی کہ جس سے اس کی شاندار تقدیر وابستہ ہوگی۔ نماز کے متعلق جو آیا ہے کہ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر اس میں بھی یہی حکمت ہے کہ اگر کوئی انسان استقلال سے کما حقہ نماز کو قائم کرتا ہے۔ تو اس کے اندر اس قدر قوت ارادی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ گناہوں اور فحشاء کو ترک کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ گناہوں کو ترک کرنے کے لئے زبردست قوت ارادی کی ضرورت ہوتی ہے

مالی احکام

اسلامی احکامات میں دوسرے نمبر پہ مالی احکام ہیں۔ ان میں اوّل نمبر ادائیگی زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کے لفظی معنے پاک کرنے، بڑھنے، برکت ڈالنے اور مدح کرنے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں اس مال کو زکوٰۃ کہتے ہیں جو ایک مسلمان اپنے مال کو دوسرے لوگوں کے حق سے پاک کرنے کی خاطر نکالتا ہے اور اسلامی حکومت کے نظم و نسق کو چلانے کے لئے بطور الٰہی فریضہ بخوشی ادا کرتا ہے ہر صاحب حیثیت اور صاحب نصاب مسلمان پر اس کی ادائیگی فرض ہے (وہ مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا نابالغ، عقلمند ہو یا فاتر العقل مسافر ہو یا مقیم وغیرہ وغیرہ) مال سے انسان کی محبت تو مشہور ہی ہے۔ جب اس کے پاس مال آتا ہے تو اول تو وہ اسے ذخیرہ کرنے کی کوشش کرتا ہے یا کم از کم اس کی اس قدر خواہش ضرور ہوتی ہے کہ اس مال میں کوئی دوسرا اس کا حصہ دار یا شریک نہ بن جائے۔ لیکن اسلام ایک مومن کو ہدایت کرتا ہے کہ جب اس کی حیثیت اس قدر ہو گئی ہو کہ اس پر وجوب زکوٰۃ لازم آئے تو پھر وہ اپنے مال کا ایک حصہ مقررہ شرح کے مطابق اسلامی خزانہ میں داخل کرائے۔ مجھے اس وقت نظام زکوٰۃ کے دیگر معاشی یا سماجی فوائد کے قطع نظر اس کے اس اثر پہ بحث کرنا ہے جو یہ زکوٰۃ ادا کرنے والے کی قوت ارادی پر ڈالتی ہے۔ اس معاملہ میں ایک مومن کا پہلا قدم یہ ہوتا ہے کہ وہ حب مال کے شدید اور شیریں جذبہ پر غالب آ کر زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کرتا ہے اس کا دوسرا قدم مالی کی پوری تفصیل مہیا کرنا ہوتا ہے تاکہ زکوٰۃ پورے طور پر ادا ہو سکے گویا وہ اپنے اس خواہش پر قابو پاتا ہے کہ حکومت وقت کو دھوکہ دے کر اپنی آمد کم بتائے۔

حب مال اور اخفائے تفصیلات زکوٰۃ کے معاملہ میں دو ایسے جذبے ہیں کہ اگر کوئی ان پر غالب آ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے نتیجۃً قوت ارادی کی نعمت سے مالا مال کرتا ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ ایسے منصوبے بناتا اور پھر ان کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے کہ اس کے مال میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اور چونکہ اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی اہتمام رکھے گا۔ اس لئے اس کی قوت ارادی بتدریج بڑھتی چلی جائے گی اگر قوم کا ہر صاحب نصاب فرد اپنے فرض کو کما حقہٗ ادا کرے تو قوم اس کے نتائج میں زبردست ترقی کر سکتی ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے تو اس زیادتیٔ مال اور تزکیۂ نفس میں دوسری قوتوں کے علاوہ قوت ارادی بھی زبردست کردار ادا کرتی ہے۔

مالی نظام کے سلسلہ میں دوسرا اہم حکم حرمت سود ہے یا دوسرے لفظوں میں صدقات اور قرضۂ حسنہ کی ترویج ہے ظاہر ہے کہ ہر فرد اپنے مال کے استعمال کا اجر سود کی صورت میں طلب کرے گا۔ مگر اسلام نے سود کی معاشی اور سماجی برائیوں کے پیش نظر اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اب جب ایک فرد قرضۂ حسنہ دیتا ہے یا دوسرے لفظوں میں اپنے مال کو بڑھانے کے جذبہ پر قابو پاتا ہے تو اسے ایک بہت بڑی قربانی اور ایثار کرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ایثار اور قربانی کے نتیجہ میں اس کی قوت ارادی میں برکت ڈالتا ہے کیونکہ مومن کا یہ قدم محض رضائے الٰہی کے لئے ہوتا ہے

مالی نظام کے سلسلہ میں تیسری شق انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ اسی شق میں چندے وغیرہ بھی شامل ہیں۔ یہ شق زکوٰۃ سے مختلف ہے۔ کیونکہ اس میں فرضیت نہیں ہے، از قرضہ حسنہ سے یہ اس لحاظ سے مختلف ہے کہ قرضہ کی رقم واپس ہو گی یہ ایک طوعی قربانی ہوتی ہے۔ جس کا مطالبہ ہر مسلمان سے ہے۔ خواہ وہ امیر ہو خواہ غریب۔ اور یہاں اس بات کا اظہار کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی ضابطہ حیات کی بنیاد صحت نیت پر ہے فساد نیت اسلامی ضابطہ حیات میں نہ تو کوئی اہم رول ادا کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے

انفاق فی سبیل اللہ کے لئے مال کا طیب ہونا ضروری ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی محبوب چیز کے انفاق کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ ایسی چیز کے انفاق میں زیادہ ایثار اور زیادہ قربانی درکار ہوتی ہے۔ دوسری طرف انفاق کے بعد احسان جتلانے کو سختی سے منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سے انفاق کی روح میں فرق آ جاتا ہے۔ پس ان شرائط کی موجودگی میں انفاق فی سبیل اللہ کی حقیقی روح کو پا لینا بہت ایثار طلب امر ہے۔ چنانچہ جو شخص بھی خواہ وہ امیر ہو خواہ غریب ان شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے گا۔ وہ اپنی قربانی اور ایثار کے درجہ کے لحاظ سے اپنی قوت ارادی میں ایک قسم کی بلندی اور مضبوطی پائے گا۔ مالی نظام کے سلسلہ میں زکوٰۃ اور حرمت سود کے معاملہ میں امراء کے طبقہ کو زیادہ ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور یہ احتیاط کی گئی ہے کہ کثرت مال ان کی قوت ارادی کو ختم نہ کر دے بلکہ ان کے عزم اور ارادہ کو بیدار اور مضبوط کرنے کے لئے ان کے لئے لازم قرار دیا کہ وہ ایک مقررہ شرح کے مطابق اپنے مال کا ایک حصہ سرکاری خزانہ میں جمع کرائیں اور جو قرضہ جات دیں ان پر سود وصول نہ کریں۔ موخر الذکر شق یعنی انفاق فی سبیل اللہ کا اطلاق مسلمانوں پر من حیث الجماعت ہے۔ قربانی کرو اور سب کرو۔ خواہ جَو کے ایک دانے کے برابر ہو

روزے

اسلام کا تیسرا اہم حکم یہ ہے کہ ہر مسلمان ماہ صیام میں روزے رکھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ یاایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون" یعنی اے مومنو! تم پر بھی روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور روزوں کا اصلی مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا لعلکم تتقون۔ یعنی ان روزوں کا مقصد یہ ہے کہ تم تقوے شعار بن جاؤ۔ یعنی تم روحانی اور اخلاقی لغزشوں سے بچ جاؤ۔ روزہ کی بہت سی شرائط ہیں۔ ان میں سے بعض اوامر ہیں اور بعض نواہی۔ اوامر یعنی وہ امور جن کا کرنا روزہ کی افادیت بڑھانے کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً پنجوقتہ نماز وقت پر با جماعت ادا کرنا۔ حتی الوسع تہجد کا اہتمام کرنا صدقہ و خیرات دینا وغیرہ۔ نواہی وہ امور جن کا نہ کرنا روزہ دار کے لئے ضروری ہے۔ یہ نواہی آگے تین گروہوں میں منقسم ہیں۔ اوّل وہ نواہی جن کا تعلق جنسیات اور خواہشاتِ نفسانیہ سے ہے۔ دوئم وہ نواہی جن کا تعلق بر عایت اکل و شرب جسم سے ہے سوئم وہ نواہی جن کا تعلق معاشرہ سے ہے

اوامر کے سلسلہ میں نماز اور صدقہ و خیرات کا تعلق قوت ارادی سے میں پہلے بیان کر چکا ہوں اب میں نواہی کو لیتا ہوں۔ سب سے پہلے جنسیاتی نواہی ہیں۔ ان کی رو سے ہر مومن مرد اور ہر مومنہ عورت پر فرض ہے کہ وہ بحالت روزہ اپنی خواہشات نفسانیہ پر ضبط کریں اور باہم کسی قسم کے جنسیاتی اختلاط میں ملوث نہ ہوں۔ پھر ان نواہی میں سے یہ بھی ہے کہ انسان ہر گناہ کبیرہ و صغیرہ سے بچے جو جنسیاتی جذبات کو ابھاریں۔ مثلاً وہ بد نظری نہ کرے۔ محفلہائے رقص و سرود میں نہ جائے وغیرہ۔ دوسری قسم کے نواہی وہ ہیں جن کا تعلق جسم سے ہے۔ یعنی بحالت روزہ ہر قسم کے اکل و شرب سے پرہیز کیا جائے۔ روٹی نہ کھائی جائے۔ پانی نہ پیا جائے۔ منشیات کو استعمال نہ کیا جائے مثلاً شراب نوشی، افیون، بھنگ یا چرس کا استعمال تمباکو نوشی۔ بیڑہ خوری اور پان وغیرہ چبانا پھر تیسری قسم کے وہ نواہی ہیں جن کا تعلق اصلاح معاشرہ سے ہے۔ مثلاً جھوٹ نہ بولنا گالی گلوچ نہ دینا۔ گندے کھیل مثلاً تاش، جوا بازی وغیرہ وغیرہ نہ کھیلنا۔ کسی کو بیجا تکلیف نہ دینا۔ ان تمام اوامر و نواہی کی بحث سے واضح ہو جاتا ہے کہ روزہ کا نبھانا معمولی چیز نہیں۔ بلکہ تمام دن کا روزہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان نے تمام قویٰ کو اپنے کنٹرول میں رکھا اور اپنے جذبات کو اس رنگ میں اپنی مرضی کے مطابق رکھا کہ اس کا مقصد رضائے الٰہی کا حصول تھا۔ پھر ان سب اوامر و نواہی پر محیط وہ چیز ہے۔ جس کو روزہ کی روح قرار دیا گیا ہے اور جس کو قرآن کریم میں لعلکم تتقون کے الفاظ سے ادا کیا گیا یعنی روزہ کا مقصد حصولِ تقویٰ ہے۔ تقویٰ کیا ہے۔ تقویٰ ہر باریک باریک تر گناہ سے بچنے کا نام ہے۔ مگر باریک سے باریک تر گناہ سے بچنا ایک بہت بڑی بات ہے اور اس کے لئے زبردست قوت ارادی کا ہونا بہت ضروری ہے۔ پس معلوم ہوا کہ قوت ارادی کی نشو و نما کیلئے روزہ نہایت ہی اہم کردار ادا کرتا ہے بالفاظ دیگر ماہ رمضان مسلمانوں کی قوت ارادی بلند کرنے کے لئے ایک براہ راست عملی قدم ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ یہ ایک تیس روزہ ٹریننگ کلاس ہے جس میں مومن کی قوت ارادی کو عملی طور پر صیقل کیا جاتا ہے

اسی طرح اسلام کے دوسرے احکامات ہیں۔ ان میں بھی قوت ارادی کی صحیح نشو و نما کے لئے سامان موجود ہے۔ لیکن میں بخوف طوالت ان احکامات پر غور و فکر آپ پر چھوڑتا ہوں ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانوں میں اسلام کے نافذ کردہ احکام پر غور کرنے کی عادت پڑے اور پھر اسی پر بس نہ ہو بلکہ ان احکامات پر عمل کرکے وہ ان سے فوائد حاصل کرنے کی کوشش کریں (باقی صفحہ پر)

انصار اللہ کے اعلانات

۱- نماز باجماعت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اسی وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔ وہ تمیز جس میں خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے" (فتاویٰ۔ ق ص ۷۱)

۲- اسلامی شعار- داڑھی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"اب تو یہ حالت ہے کہ ایک مسلمان اپنی عملی کمزوریوں کی وجہ سے دوسروں کے سامنے شرمندہ ہو جاتا ہے۔ لیکن ایک دن آئے گا۔ جبکہ یورپین اقوام بھی ان احکام کو تسلیم کریں گی۔ الناس علی دین ملوکھم۔ لوگ بادشاہوں کے مذہب کے تابع ہوتے ہیں۔ بے شک کچھ لوگ وہ بھی ہوتے ہیں جو نقال ہوا کرتے ہیں جیسے شروع شروع میں مسلمان آئے تو ہندو بھی فارسی بولنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ اسی طرح جیسا کوئی فیشن ہو جائے۔ لوگ بھی وہی اختیار کر لیتے ہیں۔ اس وقت ہندوؤں نے بھی داڑھیاں رکھ لی تھیں۔ مگر جب انگریزوں کا زمانہ آیا تو داڑھی منڈوانا شروع کر دی۔ چھوٹے چھوٹے کوٹ پہننے شروع کر دئیے جب اسلام غالب آئے گا تو ہر انسان اس بات پر فخر محسوس کرے گا کہ وہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرے"
(تقریر نوشتہ ۲۸/۸ ء)

۳- اطاعت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ خدا تعالیٰ ہمیں صاف تعلیم دیتا ہے کہ جس بادشاہ کے زیر سایہ امن کے ساتھ بسر کرو اس کے شکر گذار اور فرمانبردار رہو...... سو اگر ہم سرکشی کریں تو گویا اسلام اور خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں۔ اس صورت میں ہم سے زیادہ بددیانت کون ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے قانون اور شریعت کو ہم نے چھوڑ دیا"
(شہادۃ القرآن ص ۸۱)

۴- سچائی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دنیا میں ایسا کوئی بھی نہیں ہوگا جو بغیر کسی تحریک کے خواہ مخواہ جھوٹ بولے۔ پس ایسا سچ جو کسی نقصان کے وقت چھوڑا جائے حقیقی اخلاق میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سچ کے بولنے کا بڑا معیاری محل اور موقع وہی ہے جس میں اپنی جان یا مال یا آبرو کا اندیشہ ہو۔ اس میں خدا کی یہ تعلیم ہے۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور"
(اسلامی اصول کی فلاسفی)

۵- تمباکو نوشی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اسلام کی خوبیوں سے یہ بات بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو اسے چھوڑ دیا جائے۔ اس طرح پر یہ پان- حقہ زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ ایسی چیزیں ہیں کہ ان کو ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر بعرض محال ان کا اور کوئی نقصان بھی نہ ہو تو بھی اس سے ابتلاء آجاتے ہیں اور انسان مشکلات میں پھنس جاتا ہے۔ مثلاً قید ہو جائے تو روٹی تو ملے گی۔ لیکن بھنگ چرس یا اور منشی اشیاء نہیں دی جائیں گی۔ یا اگر قید نہ ہو۔ کسی ایسی جگہ میں ہو جو قید کے قائم مقام ہو تو پھر بھی مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں۔"
(البدر ۱۹۰۲ء بحوالہ الفضل ۶/۶۱ ۱۰)

۶- سینما

سینما برائی کا زبردست محرک ہے۔ یہ اپنے اندر ایسی کشش رکھتا ہے کہ اس کا عادی اس سے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سلسلہ میں اپنی جماعت کو سینما دیکھنے سے قطعی طور پر منع فرمایا ہے یہاں تک کہ اگر مفت کوئی دکھا دے تو نہ دیکھو کیونکہ یہ مخرب اخلاق ہے۔

(ناظم تربیت انصار اللہ مرکزیہ- ربوہ)

ہر نیک تحریک پر لبیک کہنا غیر معمولی اخلاص کی علامت ہے

تعمیر مساجد کیلئے ایک مخلص بہن کا قابل قدر نمونہ

مکرم مولوی عبد الغفور صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوہاٹ اپنی چٹھی مورخہ یکم دسمبر ۱۹۶۱ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ کا خط مورخہ ۲۳/۱۱/۶۱ میری بیوی مسماۃ فردوس بی بی صاحبہ کے نام مسجد احمدیہ فرینکفورٹ میں مزید چندہ کے لئے پہنچا۔ میری بیوی نے مبلغ -/۲۰۱ روپے مجھے نکال کر دئیے کہ اس کی طرف سے آپکی خدمت میں مسجد فرینکفورٹ کے لئے بھجوا دوں۔ اس طرح کل رقم -/۱۵۰۱ روپے اس کی طرف سے پہنچ رہی ہے۔ یعنی -/۱۸۴ روپے سابقہ (یہ رقم محترمہ صاحبہ موصوفہ نے اپنا ایک زیور فروخت کرکے ادا فرمائی تھی) بقیہ -/۱۰۲۱ روپے اب......... -/۱۰۲۱ روپے کا بنک ڈرافٹ ارسال خدمت ہے۔" قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس بہن کے جذبہ اخلاص میں ترقی دے۔ اور آپ کی اس قربانی کو قبول فرما کر انہیں اور ان کے تمام خاندان کو اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے ہمیشہ نوازتا رہے۔ آمین۔

دیگر احباب بھی اپنی بقایا رقوم کی جلد از جلد ادائیگی کا انتظام فرماویں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اخلاص کا قابل تعریف نمونہ

مکرم چوہدری فیض عالم خانصاحب۔ چنگوی سیکرٹری تحریک جدید کراچی سے اطلاع دیتے ہیں کہ مندرجہ ذیل احباب نے سال ۱۸/۲۸ میں وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی فرما دی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے

(۱) سید ارتضیٰ علی صاحب مارٹن روڈ ۱۰۰—۰
(۲) خواجہ محمد اسلم صاحب ناظم آباد ۵۱—۰
(۳) ڈاکٹر احمد نور محمد صاحب سعید منزل ۳۴—۰
(۴) مکرم غلام جیلانی صاحب جٹ۔ جی ۱۲—۰
(۵) محمد ظفر اللہ بٹ صاحب فیڈرل ۲۸—۰
(۶) محمد عمر صاحب قریشی ،، ۱۹—۵۰
(۷) مکرم ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب انصاری ناظم آباد ۳۰۰۰—۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

"ہماری تعلیم" کا سندھی ایڈیشن چھپ گیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "کشتی نوح" سے ماخوذ "ہماری تعلیم" مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا سندھی ترجمہ زیر اہتمام وکالت زراعت تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ چھپ گیا ہے۔ کاغذ نہایت اعلیٰ۔ سرورق آرٹ پیپر

احباب اپنے سندھی زبان سے مذاق رکھنے والے دوستوں کے لئے مندرجہ ذیل پتہ جات سے یہ رسالہ منگوا سکتے ہیں۔

۱- ایجنٹ احمدیہ فارمز ڈاکخانہ محمد آباد اسٹیٹ براستہ ٹالہی ریلوے اسٹیشن ضلع تھرپارکر
۲- صوفی محمد رفیع صاحب۔ احمدیہ منزل سکھر
۳- مولوی محمد عمر بی اے دائرۃ شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔ ڈاکخانہ کنری۔ ضلع تھرپارکر
۴- مکرم بابو عبد الغفار صاحب فوڈ سپیڈ۔ حیدرآباد

(خاکسار محمد عمر سندھی مربی سلسلہ احمدیہ کنری)

ضروری اعلان

مغربی افریقہ میں احمدیہ سکنڈری سکول غانا کے لئے اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ مندرجہ ذیل کوالیفیکیشن رکھنے والے دوست اپنی درخواستیں بزبان انگریزی مع ڈگری Photo stat کاپی بھجوائیں

۱- بی اے ریاضی- ۲- ایم اے فزکس- ۳- ایم اے جغرافیہ- ۴- ایم اے لٹریچر- ۵- ایم اے لاطینی- ۶- ایم اے انگلش۔

تنخواہ معقول دی جائے گی۔ صرف خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے دوست اپنے حلقہ کے امیر کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(نائب وکیل التبشیر)

"ملک کی تعمیر جمہوریت صداقت اور انصاف کے اسلامی اصولوں پر کی جائے"

خاتون پاکستان کی جانب سے طلبہ کو بلند کردار پیدا کرنے کی تلقین

کراچی ۱۱ دسمبر۔ خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح نے طلباء کو تلقین کی ہے کہ وہ صحیح اسلامی نظریات کی بنیاد پر ملک کی تعمیر کے لئے جلد از جلد آگے بڑھیں اور اپنے کردار سے قوم میں ایسا جوش اور ولولہ پیدا کر دیں کہ کسی کو بھی ہمارے خلاف انگلی اٹھانے کی جرأت نہ ہو سکے۔

خاتون پاکستان نے کراچی میں طلبہ کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے قومی تعمیر کے لئے زبردست جدوجہد کی ضرورت پر زور دیا۔ یہ تقریب امتحانوں میں امتیاز کے ساتھ کامیاب ہونے والے طلبہ کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔

محترمہ فاطمہ جناح نے کہا کہ اسلامی نظریات کا مطلب جمہوریت، اخوت، صداقت اور انصاف ہے اور یہی اسلام کے ستون ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان نظریات کو فروغ دینے کے لئے قومی انداز فکر کو وسعت دینا اور ضبط و تحمل اور سخت محنت سے کام کرنے کا جذبہ پیدا کرنا ضروری ہے تاکہ آپ سچائی، مساوات اور انصاف کے علمبردار بن جائیں۔ کیونکہ زندگی کے اہم اور مشکل مرحلوں میں آپ کے کردار کی یہی خوبیاں آپ کے کام آئیں گی۔

کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر قومی ترقی کی جدوجہد کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے خاتون پاکستان نے عوام کو ان مواقع سے پورا فائدہ اٹھانے کی تلقین کی جو آزادی سے حاصل ہوئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہمیں ان زبردست قربانیوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے جو حصول آزادی کی خاطر برصغیر کے مسلمانوں نے دی تھیں۔

آپ نے کہا قومی ترقی اور خوشحالی کیلئے کوشش ہمارا فرض ہے۔ اور اگر ہم اپنی آزادی سے پورا فائدہ نہیں اٹھاتے تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ ہم نے ان عظیم الشان قربانیوں کی اتنی قدر نہیں کی جس کی وہ مستحق تھیں۔ آپ نے طلبہ سے کہا کہ وہ صرف کتابی کیڑے نہ بنیں بلکہ اپنے کردار کی تشکیل اس انداز سے کریں جس سے انہیں اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کرنے میں مدد ملے گی۔

درخواست دعا

مکرم ملک رشید احمد صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی آئی مڈل سکول محمود آباد بعارضہ بخار شدید بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور پریشانیوں سے نجات بخشے آمین

(ماسٹر محمد اسلم ظفر مڈل سکول محمود آباد ضلع میرپور)

"اسلام" اور قوت ارادی کی نشوونما (بقیہ صفحہ ۵)

مضمون ہذا کے شروع میں بیان کیا جا چکا ہے کہ تھوڑی بہت قوت ارادی انسان میں طبعی طور پر رکھی گئی ہے۔ مگر چونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے معاملات میں خود مختار بنا دیا ہے اسلئے وہ ایسے طریق بھی اختیار کر سکتا ہے۔ جن سے اسکی قوت ارادی پست ہوتی جائے۔ یہاں تک کہ نہ ہونے کے برابر رہ جائے اور وہ ایسے ذرائع بھی اختیار کر سکتا ہے کہ جن پر عمل پیرا ہو کر وہ اپنی قوت ارادی کی درست پرورش کر سکتا ہے یہاں تک کہ وہ قوت ارادی کو اس حد تک مضبوط بنا لیتا ہے کہ اس کے آگے کوئی چیز انہونی یا ناممکن نہیں رہتی یا کم از کم وہ اس کو انہونی یا ناممکن خیال نہیں کرتا

یہاں یہ بیان کر دینا غیر ضروری نہ ہوگا کہ جو امور قوت ارادی کی نشوونما کے لئے ضروری ہیں ان کے بجا لانے کے لئے خود قوت ارادی کی ضرورت ہے۔ گویا قوت ارادی اور اسکی نشوونما میں ممد عوامل آپس میں لازم ملزوم ہیں پس ضروری ہے کہ ہم شروع ہی سے اپنی طبعی یا فطرتی قوت ارادی کو اس طور سے استعمال کریں کہ وہ کم نہ ہونے پائے۔ یعنی ایسے امور بجا لائیں جو قوت ارادی کی نشوونما میں مددگار ثابت ہوں۔ لیکن اگر طبعی قوت ارادی کو منفی اور تخریبی رجحانات میں استعمال کیا گیا تو ہم اپنے مطمح نظر کو حاصل کرنے میں ناکام ہو جائیں گے۔ آہستہ آہستہ قوت ارادی کم ہوتی چلی جائے گی یہاں تک کہ ہم اپنے جذبات و خواہشات کے غلام ہو کر رہ جائیں گے اور غلامی کے اس چنگل سے ہمارا نکلنا اگر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہو جائے گا۔

مسلمانوں کو شکر گزار ہونا چاہیئے کہ ان کے سامنے رضائے الہٰی کے حصول کا ایک غیر متبدل اور عظیم مطمح نظر ہے اور اس مطمح نظر کے حاصل کرنے کے لئے جو ذرائع بتلائے گئے ہیں وہ بھی بے نظیر ہیں ان کو اپنانے سے ایثار، قربانی، استقلال اور صبر ایسی بیش قیمت خلق پیدا ہوتی ہے۔ جن کا ہونا قوت ارادی کی نشوونما کے لئے از حد ضروری ہے

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی قوت ارادی کو تعمیری مثبت رجحانات میں لگائے۔ اور اس سلسلہ میں اسلامی احکامات کی قدر و قیمت کو پہچانے۔

واخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جلسہ سالانہ پر الفضل کا چندہ جمع کرانیوالے احباب سے ضروری گذارش

بہت سے احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر الفضل کا چندہ جمع کروایا کرتے ہیں ایسے احباب کی اطلاع اور سہولت کی غرض سے عرض ہے کہ وہ چندہ جمع کراتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ جن دوستوں کو خریداری نمبر یاد نہ ہو وہ یہ نمبر نوٹ کر کے لے آئیں۔ یا پتے کی مکمل چٹ اخبار سے اتار کر لیتے آئیں تاکہ کم از کم وقت میں بغیر کسی دقت کے ان کا چندہ جمع ہو سکے۔ (مینیجر الفضل)

احمدیہ دکان زیورات کی تیار کردہ الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی انگوٹھیاں پائیدار، خوبصورت اور خالص ہوتی ہیں،

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی نئی پیشکش

جرم ناکس

(GERMNOX)

جراثیم کش، بو کو دور کرنیوالی، انتہائی طاقتور فینائل

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (DISINFECTANT & INSECTICIDE - SECTION) کی طرف سے ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی فینائل مارکیٹ اور پبلک میں پیش کی جا رہی ہے۔ یہ بازار کی عام فینائل سے کئی گنا زیادہ طاقتور ہے اس کا ایک بڑا چمچہ ایک بالٹی پانی میں ڈالنا کافی ہے۔ ایک درمیانی شیشی عام گھر کی پندرہ دن کی ضروریات کے لئے کافی ہے۔

سائز:- ۳ اونس - ۶ اونس ۱۲ اونس

اپنے شہر کے ہر جنرل مرچنٹ اور دوا فروش سے طلب کیجئے

دوکاندار اور سٹاکسٹ نمونہ کی شیشی خط لکھکر مفت طلب فرمائیں

ہماری ادویات کے متعلق دنیا کیا کہتی ہے؟

جناب ڈاکٹر سید جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لسبنہ ضلع رائے پور مدھیہ پردیش بھارت تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ کی دوائی کیوریٹو واقعی اکسیر ثابت ہوتی ہے۔ میں اس کے حیرت انگیز اثر سے حیران ہوں کہ کتنی جلدی فوری طور پر تازہ بیماری کو غائب کر دیتی ہے اس کے سامنے انجکشن بالکل بے کار ہیں جس ڈاکٹر کے دواخانہ میں یہ دواء موجود ہو...... اُسے بے فکر ہو کر اس دوائی سے علاج شروع کر دینا چاہیئے"۔

نرخنامہ حسب ذیل ہے:-

ایک ڈرام (بارہ خوراک)	چار ڈرام	ایک اونس (۸ ڈرام)
۵۰/- پیسے	۱/۵۰ روپیہ	۲/۵۰ روپیہ

تفصیلات کے لئے رسالہ "معلومات ہومیوپیتھی" مفت۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

آسٹریلیا کے سدا بہار گلستانوں کا رُوح پرور

خالص آسٹریلین شہد

آسٹریلین دواخانہ سے حاصل کر کے لُطف اندوز ہوں

قیمت فی پونڈ ـــــ پانچ روپے

ربوہ سٹاکسٹ افضل برادرز (۲) خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

ایجنسی کے لئے مینجر دواخانہ کو لکھیں۔

مینجر آسٹریلین دواخانہ آسٹریلین بلڈنگس ۱۰۲ میکلوڈ روڈ لاہور

معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے مفید دواء

تریاقِ معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کے لئے مفید زود اثر اور کامیاب دوا ہے کھانا ہضم کرتا۔ بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت اور توانائی پیدا کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔ ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس رکھیئے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ چھوٹی شیشی ۸ آنے صرف۔

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار۔ ربوہ

جناب محترم ایم۔ این رضوی صاحب سٹی مجسٹریٹ لاہور تحریر فرماتے ہیں:-

پیر صلاح الدین صاحب پی۔ سی۔ ایس ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لاہور نے مجھے بنیادی جمہوریت کے انتخابات کے زمانے میں بتایا کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے جو تکان ہو جاتی ہے۔ اس سے محفوظ رہنے کیلئے سونے کی گولیوں کا استعمال بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ "میں نے اس قول کو آزمایا اور درست پایا"۔

سونے کی گولیاں بیش قیمت اجزاء کا مرکب ہے۔ پیشاب کے جملہ امراض فاسفیٹ، یوریٹ، البیومن اور شکر کا قلع قمع کرتی ہیں۔ کمزور مریضوں کو مضبوط اور توانا بنا دیتی ہیں ہر قسم کی کمزوری کو دور کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط اور توانا بنا دیتی ہیں ایک ماہ کا کورس چودہ روپے۔ دو ہفتے کا کورس سات روپے ۸/-۔

- جلسہ سالانہ پر افضل برادرز گول بازار ربوہ سے ہمارے مرکبات ملیں گے۔

طبیہ عجائب گھر، امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

تریاق سل

پرانے بخار۔ نزلہ کھانسی۔ سل۔ تپ دق جیسے موذی مرض کی کامیاب دوا جسکو ڈاکٹروں، حکیموں نے بیشمار مریضوں پر تجربہ کیا اور مفید پایا آپ بھی اس موذی مرض کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال کا مشورہ دیں۔ قیمت ایک ماہ خوراک ۱۰/-

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

ربوہ میں سانچی پانوں کی مشہور دکان

یہاں پر عمدہ پھول کتھہ سے پان تیار کیا جاتا ہے جو کہ کھانے میں خوش ذائقہ اور لذیذ ہوتا ہے نیز عمدہ سپاری، پھول کتھہ، تمباکو ہر قسم، قوام اور پانوں کا سب سامان بازار سے رعایت خریدیں۔

پروپرائٹر سلطان احمد گولبازار ربوہ

اعلان

ایک دوست جہلم میں ایک جائداد -/۱۶,۰۰۰ میں رہن رکھنا چاہتے ہیں۔ جس کا کرایہ -/۲۰۰ روپے ماہوار آرہا ہے۔

اگر کوئی دوست لینا چاہیں تو نظارت امور عامہ سے تفصیل حاصل کریں۔